نابالغ سمجھدار لڑکا نماز میں لقمہ دے سکتا ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)

Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Har 4671 تاریخ: 20-01-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ امام صاحب نے عشاء کی پہلی رکعت میں سورۃ القدر کی تلاوت کی اور غلطی سے دوسری آیت ﴿ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ﴾ چھوڑ دی، اور اس سے آگے قراءت کرنے لگے، نماز میں شریک ایک نابالغ حافظ صاحب نے لقمہ دیا، امام صاحب نے لقمہ لے کر غلطی درست کی اور نماز مکمل کرلی، اب سوال یہ ہے کہ یہاں لقمہ دینے کا محل تھا یا نہیں؟ نیز کیا نابالغ لڑکا لقمہ دے سکتا ہے؟

نوٹ: حافظ صاحب کی عمر گیارہ سال ہے اور وہ درست طریقے سے افعالِ نماز ادا کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں آیت چھوٹنے کی وجہ سے اگرچہ معنی میں کوئی خرابی پیدا نہیں ہوئی، لیکن چونکہ یہ قراءت میں غلطی تھی، لہذا یہاں لقمہ دینا منصوص ہونے کی وجہ سے درست تھا۔ اسی طرح لقمہ دینے والا نابالغ سمجھدار قریب البلوغ لڑکا ہے، جب نماز کے افعال درست طریقہ سے ادا کرلیتا ہے، تو اس کے لقمہ دینے کی وجہ سے بھی نماز میں کوئی خرابی

پیدا نہیں ہوئی، اور نماز درست ادا ہو گئی۔

در مختار، مفسدات نماز کے بیان میں ہے:"(وفتحه علی غیر امامه)..........

(بخلاف فتحه علی امامه) فانه لا یفسد (مطلقا) لفاتح و آخذ بکل حال ملتقطاً"

اور اپنے امام کے علاوہ کو لقمہ دینا (نماز کو فاسد کر دیتا ہے) بر خلاف اپنے امام کو لقمہ دینے کے، کہ اس صورت میں لقمہ دینے والے اور لینے والے کی کسی صورت میں نماز فاسد نہیں ہو گی۔

"بکل حال" کے تحت ردالمحتار میں ہے:"ای سواء قراء الامام بقدر ماتجوز به الصلاۃ ام لا، انتقل الی آیة اخری ام لا، تکرر الفتح ام لا، ھو الاصح"یعنی امام نے قدر جواز قراءت کی ہو یا نہیں، دوسری آیت کی طرف منتقل ہوا ہو، یا نہیں، لقمہ مکرر ہو یا نہیں، یہی صحیح ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج2، ص461، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:"صحیح یہ ہے کہ جب امام قراءت میں بھولے، مقتدی کو مطلقاً بتانا روا (یعنی جائز) اگرچہ قدر واجب پڑھ چکا ہو، اگرچہ ایک سے دوسرے کی طرف انتقال ہی کیا ہو کہ صورت اولیٰ میں گو واجب ادا ہو چکا، مگر احتمال ہے کہ رکنے الجھنے کے سبب کوئی لفظ اس کی زبان سے ایسا نکل جائے، جو مفسد نماز ہو، لہٰذا مقتدی کو اپنی نماز درست رکھنے کے لیے بتانے کی حاجت ہے، بعض عوام حفاظ کو مشاہدہ کیا گیا کہ جب تراویح میں بھولے اور یاد نہ آیا، تو ایں آں یا اور اسی قسم کے الفاظ بے معنی ان کی زبان سے نکلے اور فساد نماز کا باعث ہوئے، **اور صورت ثانیہ میں اگرچہ جب قراءت رواں ہے تو صرف آیت چھوٹ جانے سے فساد نماز کا اندیشہ نہ ہو، مگر اس بات میں شارع صلی اللہ تعالی**

علیہ وسلم سے نص وارد (ہے)۔" (فتاوی رضویہ، ج7، ص258، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

قریب البلوغ کے لقمہ دینے سے متعلق فتاوی عالمگیری میں ہے:" وفتح المراھق کالبالغ" اور مراہق یعنی قریب البلوغ کا لقمہ، بالغ کی طرح ہے۔

(فتاوی عالمگیری، ج1، ص99، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے:" بالغ مقتدیوں کی طرح تمیز دار بچہ کا بھی اس (یعنی لقمہ دینے) میں حق ہے، کہ اپنی نماز کی اصلاح کی سب کو حاجت ہے۔"

(فتاوی رضویہ، ج7، ص284، مطبوعہ رضافاؤنڈیشن، لاھور)

بہار شریعت میں ہے:" لقمہ دینے والے کے لیے بالغ ہونا شرط نہیں، مراہق بھی لقمہ دے سکتا ہے، بشرطیکہ، نماز جانتا ہو، اور نماز میں ہو۔"

(بہار شریعت، ج1، ص608، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

16 جمادی الاخری 1443ھ/20 جنوری 2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے